سوال

(53) دوہری اذان اوراکہری اقامت

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ تکبیر کہی۔

«اللہ اکبر۔اللہ اکبر۔اشہدان لاالٰہ الاّاللہ۔اشہدان محمدرسول اللہ۔حی علی الصلوۃ حی علی الطلاح۔قدقامت الصلوۃ۔قدقامت الصلوۃ۔اللہ اکبر۔اللہ اکبر۔لاالٰہ الااللہ»

یہ تکبیر سن کرلوگوں نے شور مچادیاکہ یہ تکبیر ناقص اورغلط ہے۔دوہری تکبیر کہنی چاہیئے۔آپ اس مسئلہ کوحل فرماکرہفت روزہ تنظیم اہلحدیث میں شائع فرمادیں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آپ کے ساتھی نے جواقامت (تکبیر) کہی وہ بخاری شریف میں ہے۔چنانچہ کتاب الصلوۃ باب الاذان فصل اول میں ہے۔

« عن انس قال ذکرواالناروالناقوس فذکرواالیہودوالنصاریٰ فامربلال ان یشفع الاذان وان یوترالامۃ قال اسمعیل فذکرتہ لایوب فقال الاالاقامۃ» (متفق علیہ)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے آگ اورناقوس کاذکرکیا۔پس انہوں نے کہاکہ یہ یہودونصاریٰ کاکام ہے پس بلال کوحکم دیاگیاکہ اذان دوہری کہیں اوراقامت (تکبیر) اکہری کہیں۔اسمعیل (راوی) کہتےہیں کہ میں نے اس حدیث کاذکرایوب کے پاس کیاتواس نے کہا «الاالاقامۃ یعنی قدقامت الصلوۃ» کالفظ دومرتبہ ہے۔

اس حدیث کامطلب یہ ہے کہ اذان کاحکم آنے سے پہلے صحابہ کرام نے آگ اورناقوس (وہ لکڑی جوبجائی جاتی ہے) کاذکرکیاہے کہ کسی اونچی جگہ آگ جلاکریاناقوس بجاکرلوگوں کواطلاع دی جائے کہ وہ نماز کےلئے آجائیں۔پھرانہوں نے یہودونصاریٰ کاذکرکیاکہ آگ یہود جلاتے ہیں۔اورناقوس نصاریٰ بجاتے ہیں ان کی مشابہت ہمارےلئے جائز نہیں۔اس کے بعداذان کاحکم آگیاتوبلال کوحکم دیاگیاکہ اذان دوہری اوراقامت اکہری کہیں مگراقامت میں قدقامت الصلوۃ کالفظ دومرتبہ ہے۔اس کے سواباقی تکبیر اکہری ہونے کامطلب یہ ہے کہ اذان کی بنسبت اکہری ہے۔اس لئے اقامت کے شروع میں اللہ اکبر کالفظ چارمرتبہ کی بجائے دومرتبہ ہے۔اورآخرمیں اللہ اکبراللہ اکبر اذان کے موافق ہے۔یہ اکہرا یعنی ایک مرتبہ نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث مشکوۃ کے اسی باب فصل ثانی میں حدیث ہے۔

«عن ابن عمر قال کان الاذان علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین والاقامة مرة مرة غیر انه کان یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی»

یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دومرتبہ اورتکبیر ایک مرتبہ تھی « قدقامت الصلوۃ» کالفظ دو مرتبہ۔ اس کوابوداوٗد، نسائی، دارمی نے روایت کیا ہے۔

یہ دونوں حدیثیں جوپانچ کتابوں (بخاری، مسلم، ابوداوٗد، نسائی، دارمی) کے حوالہ سے ذکر ہوئیں۔ اکہری تکبیر کی دلیل ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر کتب میں بھی روایات ہیں اوردوہری تکبیر کی حدیث بخاری ومسلم میں نہیں۔ ابوداوٗد وغیرہ میں ہے۔ جومشکوۃ کے اسی باب میں ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

«عن ابی محذورة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجة»

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کواذان کے انیس کلمے سکھائے۔ اوراقامت کے سترہ کلمے سکھائے۔

اوراذان کے انیس کلموں کی تشریح ابومحذورہ کی ہی روایت سے مسلم شریف میں یوں موجود ہے۔

«عن ابی محذورة قال القی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین بنفسه فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشهدان لاالہ الآاللہ۔ اشهدان لاالہ الآاللہ۔ اشهدان محمد رسول اللہ۔ اشهدان محمد رسول اللہ ثم تعود فتقول اشهدان لاالہ الآاللہ۔ اشهدان لاالہ الآاللہ۔ اشهدان محمد رسول اللہ۔ اشهدان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح۔ حی علی الفلاح۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لاالہ الااللہ» (رواہ مسلم)

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس مجھے اذان سکھائی۔ پس فرمایا «اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔» (چارمرتبہ) «اشهدان لاالہ الااللہ» (دومرتبہ) «اشهدان محمد رسول اللہ» (دومرتبہ) دوبارہ پھر لوٹ کر تشہد کے کلمات کہیے دودومرتبہ۔ «حی علی الصلوۃ» دومرتبہ۔ «حی علی الفلاح» دومرتبہ۔ «اللہ اکبر۔ اللہ اکبر» دومرتبہ «لاالہ الااللہ»۔ ایک مرتبہ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہواکہ اذان کے انیس کلمے ترجیع کے ساتھ پورے ہوتے ہیں۔ یعنی کلمہ شہادت اوررسالت لوٹ کرپھر دودفعہ کہا جائے اور آواز پہلی دفعہ آہستہ ہواوردوسری دفعہ بلند ہو۔

دوسری حدیث میں اس کی زیادہ وضاحت ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

«وعنه قال قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم راسه قال تقول اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ ترفع بها صوتک ثم تقول اشهدان لاالہ الااللہ اشهدان لاالہ الااللہ اشهدان محمد رسول اللہ اشهدان محمد رسول اللہ تخفض بها صوتک ثم ترفع صوتک بالشهادة اشهدان لاالہ الآاللہ۔ اشهدان لاالہ الااللہ۔ اشهدان محمد رسول اللہ۔ اشهدان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح۔ حی علی الفلاح فان کان صلوۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم۔ الصلوۃ خیر من النوم۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لاالہ الااللہ۔» رواہ ابوداوٗد)

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان کا طریقہ سیکھائیے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پرہاتھ پھیرا اور فرمایا «اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر» (چاردفعہ) بلند آواز سے کہو۔ پھر «اشهدان لاالہ الااللہ»۔ (دومرتبہ) «اشهدان محمد رسول اللہ» (دومرتبہ) ان دونوں کلموں کے ساتھ آواز کوپست کرو۔ پھر شہادت کے ساتھ اپنی آواز کوبلند کرو۔ اورکہو «اشهدان لاالہ الااللہ» (دومرتبہ) «اشهدان محمد رسول اللہ» (دومرتبہ) «حی علی الصلوۃ» (دومرتبہ) «حی علی الفلاح» (دومرتبہ)۔ اوراگر صبح کی نماز ہوتواس میں کہو۔ «الصلوۃ خیر من النوم» (دومرتبہ)۔ «اللہ اکبر» (دومرتبہ) «لاالہ الااللہ»۔ ایک مرتبہ اسکوابوداوٗد نے روایت کیا۔

اس حدیث سے اذان کے انیس کلمات کی وضاحت ہوگئی۔ اور کہنے کا طریقہ بھی بتلادیا۔ حنفیہ کی حالت کیسی عجیب ہے۔ وہ ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اقامت کے سترہ کلمات تومانتے ہیں۔ لیکن انیس کلمات اذان کے نہیں مانتے اوراکہری تکبیر کاانکار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بخاری مسلم میں ہے۔ اوردوہری تکبیر بخاری مسلم میں نہیں۔ دوسری کتابوں میں ہے۔ ساری اُمت اس پر متفق ہے کہ بخاری مسلم کی احادیث مقدم ہیں لیکن کس قدر تعجب ہے کہ بخاری مسلم حدیث کاانکاراور غیر بخاری مسلم کااقرار کیا جارہاہے۔ اس سے بڑھ کرملاحظہ فرمائیے کہ حنفیہ ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کے حدیث کاایک حصہ یعنی اقامت (تکبیر) کے سترہ کلمات مانتے ہیں اوراسی حدیث میں اذان کے انیس کلمات ہیں ان کاانکار کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کاایک حصہ (اذان) مانتے ہیں لیکن اسی حدیث کے دوسرے حصے یعنی اکہری تکبیر کو نہیں مانتے۔ یہ لوگ ایسا بہت کرتے ہیں۔ ہم نے ایک مستقل کتاب آمین رفع الیدین لکھی ہے۔ اس میں یہ مسئلہ بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ تقلید کے دائرہ میں قرآن وحدیث پر عمل نہیں ہوسکتا۔ ہم نے اس کی بہت سی مثالیں پیش کی ہیں۔ کیونکہ جب امام کاقول خلاف حدیث آجاتا ہے تووہاں تقلید رہے گی یا قرآن وحدیث۔

نوٹ: جن لوگوں نے اکہری اقامت پر اعتراض کیا ہے۔ ان کوزیادہ تسکین کے لئے شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین سے اکہری اقامت کا ثبوت پیش خدمت ہے۔

شاہ جیلانیؒ کی اصل عبارت حسب ذیل ہے:

«ثم یقیم فیقول اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشہدان لاالٰہ الااللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لاالٰہ الااللہ»

پھر اقامت کہے پس کہے آخرتک۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 6 مطبوعہ صدیقی)

شیخ جیلانی نے تکبیر اکہری لکھی ہے۔ اگر یہ تکبیر غلط اورناقص ہے اوراس سے نماز ناقص ہوتی ہے، توحضرت شاہ جیلانیؒ اوران کی نماز کے متعلق کیا حکم ہوگا؟

جولوگ حضرت شاہ جیلانیؒ سے محبت وعقیدت کی حد سے زیادہ دعوئے کرتے ہیں کیا وہ اس پر غور کریں گے؟ اللہ تعالی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، اذان کا بیان، ج2ص98

محدث فتویٰ